رفیع اللہ

نکاح کے احکام

ہمارے ہاں بہت سے ایسے مسائل ہیں جن کا دار و مدار زیادہ تر سنی سنائی باتوں پر ہوتا ہے۔ عوام تو خیر کسی حد تک مجبور ہیں۔ خواص تک ان کے متعلق تحقیق کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ انہی مسائل میں سے ایک مسئلہ نکاح یعنی شادی کے احکام کے بارے میں ہے۔ عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ جوان لڑکے اور لڑکی کے لئے شادی کرنا فرض ہے اور ہر نوجوان کے متعلق یہ غلط فتویٰ صادر کیا جاتا ہے کہ اگر وہ شادی شدہ نہیں تو اس کا جنازہ جائز نہیں۔ والدین بھی اپنا سب سے بڑا فریضہ یہی سمجھتے ہیں کہ بچوں کے جوان ہوتے ہی بلکہ بعض اوقات اس سے بھی پہلے ان کی شادی کر دی جائے چاہے ان کی صحیح تربیت ہو سکی ہو۔ اور لڑکا اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے کے قابل بن سکا ہے یا نہیں۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے نوجوان معاشرہ کی خدمت تو کیا کریں اس کے لئے مزید پریشانیوں کا سبب بن جاتے ہیں۔

جمہور علماء کے نزدیک نکاح یعنی شادی کرنا ایک مستحب فعل ہے فامّا حکم النکاح فقال قوم هو مندوبٌ الیه وهم جمهور۔ (بدایۃ المجتہد جلد ۲ صفحہ ۲) فقہ میں مستحب کی تعریف یوں کی جاتی ہے "جس کا مطالبہ قطعی طور پر نہ کیا جائے اور حضور صلعم نے اس کو ہمیشہ نہ کیا ہو اور ترغیب دینے کے باوجود بھی نہ کیا ہو۔" (تاریخ فقہ اسلامی صفحہ ۳۱۷، ۳۱۸)

اس کے علاوہ بعض صورتوں میں نکاح مباح ہے۔ مثلاً کوئی شخص اگر استطاعت کے باوجود شادی کی رغبت نہیں رکھتا تو اس کو شادی کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی مرضی پر منحصر ہے چاہے کرے یا نہ کرے۔ شریعت کی طرف سے اس پر کوئی عتاب نہیں ہوگا۔ چند حالتوں میں نکاح

کرنا فرض یا واجب یا سنت ہے تو اکثر حالتوں میں یہ حرام اور مکروہ بھی ہے جن کی تفصیلات مختلف ائمہ کے نزدیک مندرجہ ذیل ہے۔ (الفقہ علی المذاھب الاربعہ جلد۔۴ صفحہ۔۴)

حکم نکاح کے بارے میں ائمہ اربعہ کا اختلاف

مالکیہ :- مالکیہ کے نزدیک شادی صرف اس وقت فرض ہے جب شادی کرنے والا اس کی رغبت رکھتا ہو اور اس کے بغیر اسے زنا میں پڑنے کا خطرہ ہو۔ لیکن اگر وہ روزے رکھ کر اپنے جذبات کو قابو میں لا سکتا ہے تو جب تک ممکن ہو شادی کے معاملہ میں تاخیر کرے۔ بیوی کے اخراجات حلال کی کمائی سے پورے کر سکتا ہو۔ چنانچہ اگر وہ بیوی کے اخراجات پورے نہیں کر سکتا یا اس کی کمائی حرام کی ہے اور بجز امکان زنا میں پڑنے کا خدشہ بھی نہیں تو ایسے شخص کے لئے شادی حرام ہوگی شادی اس وقت مستحب ہے جب کسی کو اس کی خاص رغبت تو نہیں لیکن صرف نسل کی بقا کے لئے شادی کرے تاہم بیوی کے اخراجات حلال کی کمائی سے پورے کرنے لازمی ہیں۔ ورنہ شادی ایسے شخص کے لئے حرام ہو جائے گی۔

مکروہ :-

ایسا شخص جو نکاح کے واجبات پورے نہ کر سکتا ہو اور خود اس کو رغبت بھی نہ ہو یا شادی اس کو کسی مستحب عبادت کی عادت سے روکنے کا سبب ہو۔ مثلاً تہجد کا عادی ہے اور شادی کی وجہ سے اس عادت کے ٹوٹنے کا خطرہ ہو تو ایسے شخص کے لئے نکاح کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر اس کی عبادت کی عادت کے ختم ہونے کا احتمال نہ ہو تو شادی اس کے لئے مباح ہوگی۔ یعنی اس کی مرضی پر منحصر ہے کرے یا نہ کرے۔ شریعت کی طرف سے اس پر کوئی عتاب نہ ہوگا (ایضاً صفحہ ۵)

حنفیہ

فرض :- حنفیہ کے نزدیک نکاح کی فرضیت کے لئے چار شرائط کا ہونا لازمی ہے۔ (۱) زنا میں پڑنے کا خدشہ (۲) روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو۔ کیونکہ اگر وہ روزہ رکھ کر اپنے جذبات کو قابو میں لا سکتا ہے تو پھر اس کے لئے نکاح مباح ہے۔ فرض نہیں۔ (۳) بیوی کا حق مہر ادا کر سکتا

ہو۔ (۴) اور شادی کے بعد اس کے اخراجات حلال کی کمائی سے پورے کر سکتا ہو۔

واجب :۔ شادی اس شخص کے لئے واجب ہے جسے زنا سے بچنے کے لئے سخت کوشش کرنی پڑتی ہو اور اس کو خود بھی شادی کی خواہش ہو تاہم بیوی کے اخراجات حلال کی کمائی سے پورے کرنے لازمی ہیں ورنہ نکاح جائز نہیں ہوگا۔

سنت مؤکدہ :۔ ایک اعتدال پسند آدمی جسے زنا میں پڑنے کا خدشہ نہ ہو۔ لیکن بچ سکنے کا بھی یقین نہ ہو تو ایسے شخص کے لئے شادی سنت مؤکدہ ہے اس کے نہ کرنے پر واجب سے کم درجہ کا گناہگار ہوگا۔ اگرچہ بعض حنفیہ کے نزدیک واجب اور سنت مؤکدہ میں کوئی فرق نہیں۔

حرام اور مکروہ :۔ اگر شادی کی وجہ سے کوئی شخص حرام کی کمائی کرنے پر مجبور ہو جائے یا ایسی کمائی جس سے کسی پر ظلم ہوتا ہو یا اس کا قومی غصب ہوتا ہو۔ تو ایسے شخص کے لئے شادی حرام ہوگی اور اگر حرام کی کمائی میں پڑنے کا صرف احتمال ہو تو اس وقت مکروہِ تحریمی ہوگی۔ (ایضاً صفحہ ۴-۷)

شافعیہ

شافعیہ کے نزدیک شادی کرنا ایک مباح فعل ہے جس کی مرضی ہو وہ شادی کرے نہ ہو تو نہ کرے، اگر شادی کا مقصد پاکدامنی اور حصول اولاد ہو تو پھر یہ مستحب ہے لیکن اگر حقوقِ زوجیت پورے نہ ہو سکیں۔ مثلاً حلال کی کمائی سے اپنی بیوی کے اخراجات پورے نہ کر سکنا وغیرہ تو پھر ایسے شخص کے لئے شادی کرنا مکروہ ہے۔

فرض یا واجب :۔ اگر شادی کی رغبت رکھتا ہے اور بیوی کے اخراجات بھی جائز کمائی سے پورے کر سکتا ہے تو پھر اس کے لئے شادی مستحب یا واجب ہے۔ ہاں اگر اس وجہ سے اس کی کسی نفلی عبادت کی عادت میں خلل پڑنے کا امکان ہو تو ایسے شخص کے لئے شادی نہ کرنا ہی افضل ہے۔ (ایضاً صفحہ ۷)

حنابلہ

فرض ہو۔ جسے زنا میں پڑنے کا خدشہ ہو اس پر نکاح فرض ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ اگر وہ

تنگ دست ہے تو اسے حلال کی کمائی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور جونہی نکاح کی قدرت حاصل ہو نکاح کر لے البتہ جسے شادی کی رغبت نہیں اس کے لئے نکاح مباح ہے۔ دار الحرب میں نکاح حرام ہے۔ لیکن اگر وہ قیدی ہے تو اس کے لئے مباح ہے۔

سنّت :۔ اگر کسی شخص کو زنا میں پڑنے کا خدشہ ہو لیکن حلال کی کمائی سے بیوی کے اخراجات پورے کر سکتا ہو تو نکاح اس کے لئے سنت ہے۔ (ایضاً صفحہ ۷)

اوپر کے فقہی احکام سے تین چیزیں بالکل واضح ہو کر سامنے آتی ہیں۔

(۱) کہ اگر شخص شادی کی رغبت نہیں رکھتا تو اسے شادی پر مجبور نہیں کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی شریعت کی طرف سے اس پر کوئی عتاب ہے۔

(۲) شادی کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھانے کے قابل نہ ہو، اور کمائی حلال طریقے سے نہ ہو تو شادی اس کے لئے حرام ہوگی۔

(۳) سلف صالحین حرام کی کمائی کو سخت بری نظر سے دیکھتے تھے یہاں تک کہ اس سے نکاح تک حرام ہو جاتا ہے۔ آج کل حالت شاید الٹ ہے!

فقہی اصطلاحات کی تعریف جو اوپر استعمال ہوئی ہیں:۔

فرض :۔ حنفیہ کے سوا باقی تینوں ائمہ کے نزدیک فرض اور واجب ایک ہی چیز ہے اور اسے نصِ قطعی سے ثابت ہونا چاہیئے۔ البتہ مسائل حج میں دوسرے ائمہ کے نزدیک ایسی چیزیں واجب ہیں جن کی تلافی ہو سکے۔ مثلاً احرام باندھنا کہ اگر رہ جائے تو بعد میں قربانی دینے سے اس کی تلافی ہو سکتی ہے۔

واجب :۔ حنفیہ کے نزدیک واجب وہ ہے جو نصِ قطعی سے ثابت نہ ہو۔ بلکہ اس کا مطالبہ ایسی دلیل سے کیا جائے جو نزول یا دلالت یا دونوں طریقوں سے ظنی ہو۔

سنّت :۔ حنفیہ کے نزدیک سنت وہ ہے جس کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو البتہ اس کو کبھی کبھی بلا عذر چھوڑ بھی دیا ہو۔

مستحب:۔ وہ ہے جس کو آپ نے ہمیشہ نہ کیا ہو اور حضورؐ نے باوجود ترغیب دینے کے بھی اس کو نہ کیا ہو۔ بعض اوقات اس کو سنتِ غیر مؤکدہ بھی کہتے ہیں۔

مباح:۔ جو چیز انسان کی مرضی پر منحصر ہو اور شریعت نے اس کے کرنے یا نہ کرنے کا مطالبہ نہ کیا ہو۔

حرام:۔ جس چیز سے شارع علیہ السلام نے باز رہنے کا حکم دیا ہو۔ اس کو حرام اور مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک حرام فرض کے مقابل، مکروہ تحریمی واجب کے مقابل اور مکروہ تنزیہی سنت کے مقابل ہے۔ (تاریخ فقہ اسلامی صفحہ ۳۱۷، ۳۱۸)۔

حکمائے قدیم کا فلسفۂ اخلاق

مصنفہ: بشیر احمد ڈار

عصری تقاضوں کی روشنی میں حقائق تک پہنچنے کے لئے قدیم حکماء کی کاوشوں کا مطالعہ تاریخی حیثیت سے بہت اہم ہے۔ اس کتاب میں اسلام سے قبل کے حکماء اور مصلحین کا تقابلی مطالعہ اسی نکتۂ نگاہ سے پیش کیا گیا ہے۔

صفحات ۵۰۰، قیمت ۶/۰ روپے

اسلام اور رواداری

مصنفہ مولانا رئیس احمد جعفری

قرآن کریم اور احادیث نبوی کی روشنی میں بتایا گیا ہے کہ اسلام نے غیر مسلموں کے ساتھ کیا حسنِ سلوک روا رکھا ہے اور انسانیت کے بنیادی حقوق ان کے لئے کس طرح اعتقاداً اور عملاً محفوظ کئے ہیں۔

حصہ اول قیمت ۲/۲۵ پیسے۔ حصہ دوم قیمت ۱۵/۰ روپے

ملنے کا پتہ

سیکریٹری ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور